



”تعلیم کا اصل مقصد فرد اور سماج کی ترقی ہے“

خواتین کی اعلیٰ تعلیم کا تصور اور عمل پر شعبہ اسٹاک اسٹڈیز مانو میں ایک روزہ ویبنار کا انعقاد

دہلائے ہند تاج کھینے شروع ہوئے۔ 1870 کے بعد خواتین نے تعلیم کی جانب باقاعدہ دلچسپی شروع کی۔ ہارنگ تعلیم اولیٰ کے بعد مغرب میں اسکول کے ہولانے مردوں سے کیلئے یکساں طور پر کھول دیے گئے اور اس کے معیار کو بھی بلند کیا گیا۔ محترمہ اربینان سارو، اسٹاکس پریذیڈنٹ شعبہ اسٹاک اسٹڈیز مانو نے ”مسلم خواتین کی اعلیٰ تعلیم: عملی مسائل اور حل“ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ”تعلیمی تعلیم کے بعد مسلم خواتین کو سماجی تعلیم سے محروم نہ ہونی چاہئے۔ لڑکیوں کیلئے گریجویٹ کی تعلیم کو آئیڈیل مانا جاتا ہے۔ غربت اور دیگر سماجی تعلیمی

عینہ باہو۔ (پرنس ٹیٹ) ”انسان کی یہ ایک بڑی خصوصیت ہے کہ اس کے اندر کی ذہنی چیزیں دماغ میں جم رہی ہوتی ہیں۔ تعلیم کے ذریعہ اس کی اسی طاقت کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ انسان کے اندر سماج کے تئیں احساس ذمہ داری پیدا کرے۔“ ان خیالات کا اظہار پریذیڈنٹ صدر اعلیٰ تعلیم اور محترمہ اربینان سارو نے آئیڈیل اور کونسل اور پرنسپل نے شعبہ اسٹاک اسٹڈیز مانو کے ایک روزہ ویبنار میں کیا۔ یہ ویبنار شعبہ کے ”اسلامی مطالعات فورم“ کے ذریعے ”خواتین کی اعلیٰ تعلیم کا تصور اور عمل“ مشرقی اور مغربی تہذیب کے مابین پر 12 ستمبر کو منعقد کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے الٹائی گھات میں مشرقی اور مغربی مکتبہ فکر کے تقابلیات کے حوالے سے بات کی اور بتایا کہ ان دونوں مکتبہ فکر کا حاصل یہ ہے کہ تعلیم دراصل وہ ہے جس کے ذریعے فرد اور سماج کا ارتقاء ہو۔ ہونہار کے پہلے مہمان مقرر ڈاکٹر وارث مظہری، اسٹاکس پریذیڈنٹ شعبہ اسٹاک اسٹڈیز مانو، جامعہ ہندو دہلی نے ”خواتین کی اعلیٰ تعلیم کا مشرقی تہذیب پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ”قرآن و حدیث میں



عورتوں کا مناسب باعمل سماجی خواتین کی اعلیٰ تعلیم سے عورتوں کا ایک سبب ہے۔ خواتین کی تعلیم کیلئے مثبت ہولانہ کیلئے سیرت النبی کا مطالعہ کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔“ ویبنار کے شروع میں پریذیڈنٹ محترمہ اربینان سارو نے شعبہ اسٹاک اسٹڈیز مانو نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے موجود وقت میں اس موضوع پر ہونہار کو اہمیت دینا، انہوں نے اخیر میں اپنے اختتامی کلمات میں بھی مقررین کے اہم اور پر مغز خطاب پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ”آج کے ہولانہ سماجی نظام ہے کہ اسلام نے مردوں سے کہہ دیا ہے کہ حصول علم کے سلسلے میں کوئی تفریق نہیں رہی ہے، اسلام کی ابتدائی صدیوں میں خواتین تعلیم کے اعلیٰ معیار پر تھیں، ابتداً آج بھی علم حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے اور معیار و کمال حاصل کرنا چاہئے۔ صالحہ امین (بی ایچ ڈی) کی علامت کلام سے اس ہولانہ کا آغاز ہوا۔ محترمہ اربینان سارو نے مہمان مقررین کا تعارف پیش کیا۔ اہم محرمی شیلا انام اسے سال 2019 کے محترمہ اربینان سارو نے کہا کہ مشرقی مکتبہ فکر کے مقررین کا خطاب اہم ہے۔ گھات آفکر محترمہ اربینان سارو نے اس کے مقررین کے کلمات کے بعد سوال و جواب کا بھی وقت دیا۔

تعلیم کا مشرقی تہذیب پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ”قرآن و حدیث میں حصول علم کے سلسلے میں جو تعلیمات دی گئی ہیں ان میں مردوں سے کہہ دیا ہے کہ حصول علم کی تفریق نہیں کی گئی ہے۔ محمد نبوی، محمد مصباح، محمد یحییٰ اور بعد کے ہولانہ میں بھی ان کے تعادل کے سلسلے میں کوئی تفریق نظر نہیں آتی، چنانچہ خواتین سے متعلق احادیث کا ایک پرتعلیمی حصہ تھا مشرق کا نثر معنی سے منقول ہے۔ پریذیڈنٹ ایشیاک ڈائن ساجی صدر شعبہ اسٹاک اسٹڈیز مانو ہندو نے ”خواتین کی اعلیٰ تعلیم کا مشرقی تہذیب کے موضوع پر معلوماتی گفتگو پیش کی۔ انہوں نے مشرق کے مہمان مقررین کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”مغرب میں سیکڑی جنگوں میں گھات کے بعد ہی خواتین کیلئے حصول علم کے

’دو تعلیم کا اصل مقصد فرد اور سماج کی ترقی ہے‘

’خواتین کی اعلیٰ تعلیم کا تصور اور عمل‘ پر شعبہ اسلامک اسٹڈیز مانو میں ایک روزہ ویبینار کا انعقاد

کے بعد مغرب میں اسکول کے دروازے مرد و عورت کے لئے یکساں طور پر کھول دیئے گئے اور اس کے معیار کو بھی بلند کیا گیا۔ بلکہ آگے بڑھ کر انہوں نے بارہ سال کی عمر تک مرد و زن کے لئے تعلیم کو لازمی قرار دیا۔ محترمہ ڈیٹان سارہ، اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو نے ’مسلم خواتین کی اعلیٰ تعلیم: عملی مسائل اور حل‘ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ’سکندری تعلیم کے بعد مسلم خواتین عموماً اعلیٰ تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔ لڑکیوں کے لئے گریجویشن کی تعلیم کو آئیڈیل مانا جاتا ہے۔ غربت اور کچھ اعلیٰ تعلیمی اداروں کا نامناسب ماحول بھی خواتین کی اعلیٰ تعلیم سے محرومی کا ایک سبب ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم سماج کی ذہنیت کو خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے حوالے سے بدلنے کی ضرورت ہے۔ شادی تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ خواتین کی تعلیم کے لئے مثبت بدلاؤ کے لئے سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔‘ ویبینار کے شروع میں پروفیسر محمد نعیم اختر ندوی، صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے موجودہ وقت میں اس موضوع پر ویبینار کو انتہائی اہم بتایا، انہوں نے اخیر میں اپنے اختتامی کلمات میں تینوں مقررین کے اہم اور پر مغز خطاب پر شکر یہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ’’آج کے ویبینار کا یہی پیغام ہے کہ اسلام نے مرد و عورت کے درمیان حصول علم کے سلسلہ میں کوئی تفریق نہیں رکھی ہے، اسلام کی ابتدائی صدیوں میں خواتین تعلیم کے اعلیٰ معیار پر تھیں، لہذا آج بھی علم حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے اور معیار و کمال حاصل کرنا چاہئے۔ ان کے حصول علم میں نہ صرف گھر والے بلکہ سرال، خاندان، سماج اور حکومت کو بھی مدد کرنی چاہئے، اور ہر حال میں علم کی اعلیٰ منزلوں کو طے کرنا چاہئے۔‘‘ صالح امین (پی ایچ ڈی) کی تلاوت کلام سے اس ویبینار کا آغاز ہوا۔ محترمہ ڈیٹان سارہ نے مہمان مقررین کا تعارف پیش کیا۔ انعم محمدی شیخ (ایم اے سال دوم) نے محترمہ ڈیٹان سارہ کے ساتھ مشترکہ طور پر نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ کلمات تشکر محترمہ ڈیٹان سارہ نے ادا کئے، مقررین کے خطابات کے بعد سوال و جواب کا بھی وقت رہا۔

حیدرآباد 16 اکتوبر (پریس نوٹ) ’’انسان کی یہ ایک بڑی خصوصیت ہے کہ اس کے اندر کسی ناممکن چیز کو ممکن میں تبدیل کرنے کی صفت ہوتی ہے، تعلیم کے ذریعہ اس کی اسی صفت کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ انسان کے اندر سماج کے تئیں احساس ذمہ داری پیدا کرے۔‘‘ ان خیالات کا اظہار پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو کے ایک روزہ ویبینار میں کیا۔ یہ ویبینار شعبہ کے ’’اسلامی مطالعات فورم‘‘ کے ذریعہ ’’خواتین کی اعلیٰ تعلیم کا تصور اور عمل‘‘: مشرقی اور مغربی تناظر کے عنوان پر 12 اکتوبر کو منعقد کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے افتتاحی کلمات میں مشرقی اور مغربی مفکرین کے نظریات کے حوالے سے بات کی اور بتایا کہ ان دونوں نظریات کا حاصل یہ ہے کہ تعلیم دراصل وہ ہے جس کے ذریعہ فرد اور سماج کا ارتقاء ہو۔ ویبینار کے پہلے مہمان مقرر ڈاکٹر وارث مظہری، اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ہمدرد، دہلی نے ’’خواتین کی اعلیٰ تعلیم کا مشرقی تناظر‘‘ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ’’قرآن وحدیث میں حصول علم کے سلسلہ میں جو تعلیمات دی گئی ہیں ان میں مرد و عورت کے درمیان کسی قسم کی تفریق نہیں کی گئی ہے۔ عہد نبوی، عہد صحابہ، عہد تابعین اور بعد کے ادوار میں بھی اس کے تعامل کے سلسلہ میں کوئی تفریق نظر نہیں آتی، چنانچہ خواتین سے متعلق احادیث کا ایک چوتھائی حصہ تھا حضرت عائشہ صدیقہ سے منقول ہے۔ اور صحاح ستہ میں تقریباً چار ہزار احادیث خواتین سے منقول ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابن حجر عسقلانی، جلال الدین سیوطی، ابن عساکر وغیرہ جیسے بزرگان دین کے اساتذہ میں خواتین کی بڑی تعداد شامل ہے۔‘‘ پروفیسر اشتیاق دانش، سابق صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ہمدرد نے ’’خواتین کی اعلیٰ تعلیم کا مغربی تناظر‘‘ کے موضوع پر معلوماتی گفتگو پیش کی۔ انہوں نے مغرب کے علمی ارتقاء کا تاریخی تناظر پیش کرتے ہوئے کہا کہ ’’مغرب میں صلیبی جنگوں میں شکست کے بعد ہی خواتین کے لئے حصول علم کے دروازے بتدریج کھلنے شروع ہوئے 1870 کے بعد خواتین نے تعلیم کی جانب باقاعدہ کوششیں شروع کیں۔ پھر جنگ عظیم اول